Open Access
Islamabad Islamicus
Research Journal
pISSN: 2707-7225/eISSN: 2707-7233
www.islamabadislamicus.com
HJRS HEC Journal Recognition System

Minority Rights and Religious Freedom in the State of Madinah: A Research and Analytical Study in the Light of the Prophetic Seerah ﷺ

ریاستِ مدینہ میں اقلیتوں کے حقوق و مذہبی آزادی: سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

AUTHORS DETAILS	AUTHORS DETAILS
① **Dr. Ghulam Hussain** HOD, Department of Humanities Department of Humanities PMAS Arid Agriculture University, Rawalpindi Email Address: ghulamhussain@uaar.edu.pk ORCID ID: https://orcid.org/0009-0008-8129-6777 ③ **Dr. Zia-ud-Din** Visiting Assistant Professor, Arabic & Islamic Studies University of Mianwali Email Address: zia8537@umw.edu.pk	② **Dr. Nighat Akram** Assistant Professor Department of Islamic Studies Faculty of Management, humanities and social sciences University of Poonch, Rawalakot, AJK Email Address: nighatakram@upr.edu.pk ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-4728-1850

CITATION	SUBMISSION TIMELINE	ARTICLE QR
Hussain, G., Akram, N., & Zia-ud-Din. (2026). Minority Rights and Religious Freedom in the State of Madinah: A Research and Analytical Study in the Light of the Prophetic Seerah ﷺ. *Islamabad Islamicus*, 9 no.1,Jan-Jun (2026):01-15.	**Received:** Feb 19,2026 **Revised:** Mar 17,2026 **Accepted:** April 28, 2026 **Published Online:** May :17, 2026	

PUBLICATION & ETHICS STATEMENT	LICENSE
Published by **Islamabad Education & Relief Foundation (IERF), Islamabad, Pakistan.** **© The Authors. No conflict of interest declared.** This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**	CC BY

Indexed & Abstracted In / Research Profiles

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

Minority Rights and Religious Freedom in the State of Madinah: A Research and Analytical Study in the Light of the Prophetic Seerah ﷺ

ریاستِ مدینہ میں اقلیتوں کے حقوق ومذہبی آزادی
سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

Dr. Ghulam Hussain
HOD, Department of Humanities
PMAS Arid Agriculture University, Rawalpindi
Email Address: ghulamhussain@uaar.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0008-8129-6777
Dr. Nighat Akram
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Faculty of Management, humanities and social sciences
University of Poonch, Rawalakot, AJK
Email Address: nighatakram@upr.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-4728-1850
Dr. Zia-ud-Din
Assistant Professor (Visiting), Arabic & Islamic Studies
University of Mianwali.
Email Address: zia8537@umw.edu.pk

Abstract

This study further underscores that the Prophetic model was not confined to abstract or theoretical ideals; rather, it was translated into a comprehensive legal, social, and administrative framework that effectively safeguarded the rights of minorities at every level of society. The Charter of Madinah stands as a remarkable constitutional document that established a pluralistic political community, where Muslims and non-Muslims were recognized as part of one civic nation (Ummah) bound by shared responsibilities of justice, mutual protection, and cooperation. Within this framework, the Prophet Muhammad ﷺ demonstrated exemplary leadership by consistently honoring treaties, protecting minority rights, and ensuring that Jewish and Christian communities retained full autonomy in their religious beliefs, personal laws, and cultural practices. Furthermore, the Prophetic governance model emphasized accountability, where rulers and state officials were duty-bound to uphold justice and prevent ظلم (oppression) against any individual, regardless of faith or social status. This commitment to justice was not symbolic but deeply practical, as seen in the fair treatment of minorities in legal matters, economic participation, and social interaction. The legacy of these principles was faithfully continued during the era of the Rightly Guided Caliphs, who institutionalized welfare mechanisms such as financial assistance for needy non-Muslims through Bayt al-Mal and ensured the protection of their places of worship, lives, and properties. In the contemporary context, these teachings offer a

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

powerful ethical and legal foundation for building inclusive and harmonious societies. They highlight the importance of respecting diversity, guaranteeing fundamental human rights, and fostering peaceful coexistence in multicultural states. Moreover, the Prophetic model challenges modern governance systems to adopt principles of justice, equality, and non-discrimination, ensuring that all citizens irrespective of religion, ethnicity, or background are able to live with dignity, security, and equal opportunities for growth and participation in society.

Key Words

Minority Rights, Seerah of the Prophet Muhammad ﷺ, Religious Freedom, Islamic State, Peaceful Coexistence

تمہید و تعارف

اسلام ایک جامع اور عالم گیر مذہب ہے۔ اسلام نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے ۔اسلامی تعلیمات کے مطابق غیر مسلم رعایا کے ساتھ حسن سلوک، عدل وانصاف اور رواداری کا برتاؤلازم قرار دیا گیا ہے۔ غیر مسلم رعایا کے حقوق کا تحفظ جس طرح عہد نبوی ﷺ میں کیا گیا، پوری انسانی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ نبی مکرم ﷺ نے اپنے مواثیق، معاہدات اور فرامین کے ذریعے غیر مسلموں کے تحفظ کو قانونی اور آئینی حیثیت عطا فرمادی تھی۔ اہلِ نجران سے ہونے والے نبوی معاہدہ نے انہیں مذہبی تحفظ اور آزادی فراہم کی۔ تاریخ گواہ ہے کہ قرون اولی میں غیر مسلم شہریوں سے مثالی حسن سلوک روا رکھا گیا۔ اسی طرح بعد کے اسلامی ادوار میں غیر مسلم رعایا کو بھی وہی بنیادی حقوق فراہم کیے گئے، جو مسلم رعایا کو دستیاب تھے۔ بلاشبہ یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ غیر مسلم اقوام اور رعایا خود کو اسلامی ریاست میں زیادہ محفوظ اور پُر سکون سمجھتے۔ یہی وجہ تھی ان کے نزدیک اسلامی عہد زیادہ سود مند اور نفع بخش تھا اور وہ اسے اپنے سابقہ حکمرانوں کے ادوار سے بہتر قرار دیتے تھے۔ اسلامی ریاست میں انہیں مکمل مذہبی آزادی اور عبادت گاہوں کو مکمل تحفظ حاصل تھا۔ اُن کی جملہ معاشی ضروریات بیت المال سے پوری ہوتی تھیں۔ مسلمانوں کا اعلی اخلاقی ومثالی کردار اور بہترین حسن رویہ کو دیکھ کر لاکھوں افراد خوش دلی سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اسلامی ریاست میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان کوئی فرق روا نہ رکھا جاتا تھا، انہیں مکمل تحفظ اور مساوی انصاف فراہم کیا جاتا۔ اسلامی ریاست نے یہ ثابت کیا کہ اسلام کا نظام عدل وانصاف، مذہب ونسل سے بالاتر ہو کر تمام انسانوں کے لیے بلا تفریق یکساں اور مساوی ہے۔

تحقیقی خلا

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

موجودہ دستیاب علمی و تحقیقی مباحث میں اقلیتوں کے حقوق پر اسلامی تعلیمات، فقہی اصولوں اور انسانی حقوق کے عمومی تناظر میں متعدد مطالعات سامنے آتے ہیں، تاہم سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی نمونہ برائے حکمرانی کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق کا جامع اور منظم تجزیہ نسبتاً کم دکھائی دیتا ہے۔ مزید بر آں بعض موجودہ مباحث میں سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات کو محض تاریخی مثالوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جبکہ ان واقعات سے اخذ ہونے والے اصولوں کو عصرِ حاضر کی کثیر مذہبی ریاستوں اور شہری معاشروں کے تناظر میں منظم انداز سے واضح نہیں کیا گیا۔ زیرِ نظر تحقیق اسی خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرتی ہے اور سیرتِ طیبہ ﷺ میں اقلیتوں کے حقوق سے متعلق عملی مثالوں، نبوی معاہدات، فرامین اور اخلاقی و قانونی اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے تاکہ یہ واضح کیا جاسکے کہ نبوی طرزِ حکمرانی اقلیتوں کے تحفظ، مذہبی آزادی، عدل و مساوات اور پرامن بقائے باہمی کے لیے کس نوعیت کا جامع رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔

تحقیقی سوالات

اس تحقیق کے بنیادی تحقیقی سوالات درج ذیل ہیں:

۱۔ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق کا بنیادی تصور کیا ہے؟

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم اقلیتوں کے مذہبی، انسانی، قانونی اور معاشرتی حقوق کے تحفظ کے لیے کون سے عملی اقدامات کیے؟

۳۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی اور اپنے مذہبی شعائر و عبادات کی ادائیگی کے حوالے سے کیا حقوق حاصل تھے؟

۴۔ غیر مسلم شہریوں کے جان، مال، عزت و آبرو اور شخصی آزادی کے تحفظ کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ میں کون سے اصول اور عملی نظائر موجود ہیں؟

۵۔ نبوی معاہدات، بالخصوص میثاقِ مدینہ اور اہلِ نجران کے ساتھ معاہدے، اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے کیا رہنمائی فراہم کرتے ہیں؟

۶۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں اقلیتوں کے معاشی، معاشرتی، تعلیمی اور روزگار کے حقوق کی کیا حیثیت ہے؟

۷۔ جنگی قیدیوں اور غیر مسلم مخالفین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل انسانی حقوق اور تکریمِ انسانیت کے حوالے سے کیا اصول فراہم کرتا ہے؟

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

ان تمام سوالات کے جوابات کے لیے یہ تحقیقی مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔ذیل میں اقلیتوں کے حقوق بیان کیے جاتے ہیں۔

۱۔دین میں جبر نہیں

اسلام دین فطرت اور دین محبت ہے۔اسلام انسانیت کے شرف کا علم بردار ہے۔اسلام نے ہر عمر اور طبقہ کے افراد کو مساوی حقوق دیے ہیں۔اسلام میں تمام انسان برابر ہیں اور کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور فضیلت کا معیار تقوی ہے۔تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے وہی حقوق ہیں،جو اکثریت کے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اسلام نے دین میں جبر واکراہ کی نفی فرما کر اقلیتوں کے حقوق کی بنیاد رکھی ہے۔کسی شخص سے زبردستی اسلام قبول نہیں کروایا جاسکتا ہے،جو اپنی مرضی اور خوشی سے اسلام قبول کرے تو اسے اجازت ہے اور جو اپنے کسی دوسرے مذہب پر قائم رہنا چاہے تو اسلامی ریاست اسے تبدیل مذہب پر مجبور نہیں کر سکتی۔اسلامی تعلیمات اس حوالے سے بڑی واضح ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے:

"لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ "[1]

ترجمہ:دین میں کوئی زبردستی نہیں۔

اس قرآنی فرمان سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قبول اسلام کے معاملہ میں کسی پر جبر کرنا جائز نہیں،اگر وہ بخوشی ورضا اسلام قبو کرے تو اس کی مرضی ہے،اور اگر وہ کسی دوسرے مذہب پر قائم رہنا چاہے تو اسے زبردستی مسلمان نہیں بنایا جاسکتا۔سیرت طیبہ میں بھی اس کی عملی مثالیں موجود ہیں۔کفار مکہ آپ ﷺ کے جانی دشمن تھے اور آپ ﷺ پر کئی سالوں تک ظلم وستم کے پہاڑ توڑے،مگر فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے سب کو معاف کر دیا اور کسی سے بھی کوئی انتقام نہ لیا۔کسی ایک بھی فرد کو زبردستی اپنا مذہب ترک کر کے اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا،تاہم لوگ اپنی مرضی اور خوشی سے اسلام میں داخل ہوئے۔اسی طرح اسلامی اصول جہاد میں سے ہے کہ جہاد سے قبل مشرکوں کو اسلام کی دعوت دی جائے،اگر وہ اسلام قبول کرنے پر راضی نہ ہوں تو پھر انہیں جزیہ دینے کا کہا جائے اور اگر وہ جزیہ دینے پر آمادہ نہ ہوں تو پھر ان کے ساتھ جہاد کیا جائے۔اس اسلامی اصول سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے بلکہ اگر وہ جزیہ دینے پر آمادہ ہو جائے تو وہ اپنے دین پر قائم رہ سکتا ہے اور اس کے بنیادی حقوق کا تحفظ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

۲۔حسن معاملہ

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

اسلام غیر مسلموں کے ساتھ سماجی تعلقات قائم رکھنے اور انہیں دین کے قریب لانے کے لیے اُن کے ساتھ حسن سلوک، ہمدردی اور تعاون کرنے کا درس دیتا ہے۔ اسلام نے غیر مسلم والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ والدین نے بڑی تکالیف اور مشکلات برداشت کرکے انہیں اولاد کی کفالت کی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ۔۔ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ()"[2]

اس آیت کریمہ میں واضح ہدایت کی گئی ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھا جائے۔ حسن سلوک کا یہ حکم مسلم اور غیر مسلم والدین کو شامل ہے۔ غیر مسلم والدین اور قرابت داروں سے خونی رشتہ بہر حال ہوتا ہے۔ اسلام نے اس کے احترام کی تعلیم دی ہے۔ اُن کے دکھ درد، غم اور تکالیف میں کام آنے، ان سے خوش گوار تعلقات رکھنے اور اُن کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی ہے۔ اگر وہ دین سے پھیرنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالی کی نافرمانی اور معصیت کی راہ پر لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت کسی قیمت پر نہیں کی جائے گی لیکن ان کے دنیوی حقوق ادا کیے جاتے رہیں گے اور وہ پامال نہ ہوں گے۔ مشرک والدین کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم اس روایت میں بھی موجود ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے:

"قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ۔۔۔ الخ."[3]

رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں میری امی جو کہ مشرکہ تھیں، میرے پاس آئیں۔ میں نے آپ ﷺ سے اس بابت فتوی پوچھا اور عرض کی: وہ مجھ سے کچھ اُمید رکھتی ہیں تو کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اپنی والدہ سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

نبی اکرم ﷺ غیر مسلموں کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آتے تھے اور سیرت نبوی ﷺ میں اس کی کئی نظائر موجود ہیں۔ حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نجاشی بادشاہ کا ایک وفد بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے خود اُن کی خاطر تواضع فرمائی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّهُمْ كَانُوا لِأَصْحَابِنَا مُكْرِمِينَ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُكَافِئَهُمْ "[4]

ترجمہ: بے شک انہوں نے میرے صحابہ کرام کو عزت دی تھی، مجھے پسند ہے کہ میں خود ان کی عزت افزائی کا بدلہ دوں۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

حضرت انس سے مروی روایت میں ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے۔[5] یہ اسلامی اخلاق اور انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے تاکہ وہ اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہوں اور اسلام قبول کریں۔ اس یہودی لڑکے نے بھی آپ ﷺ کی دعوت پر اسلام قبول کر لیا تھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا تھا۔

غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کا ثبوت اس واقعہ سے بھی ملتا ہے۔ حضرت عمر نے دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں ایک ریشمی حلہ (جوڑا) فروخت ہو رہا ہے۔ تو آپ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی کہ آپ یہ حلہ خرید لیں تاکہ جمعہ کے دن اور دیگر مواقع پر جب کوئی وفد آئے تو آپ اسے پہنا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے وہ لوگ پہنتے ہیں ، جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ کے پاس بہت سے ریشمی حلے لائے گئے۔ آپ ﷺ نے ایک جوڑا حضرت عمر کو بھیجا۔ حضرت عمر نے عرض کی: میں اسے کیسے پہنوں حالانکہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق (سخت جملہ) ارشاد فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ حلہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اس لیے دیا کہ اگر چاہو تو اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو۔

" فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ. "

ترجمہ: حضرت عمر نے اسے مکے میں اپنے ایک (اخیافی) بھائی کو بھیج دیا جو ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔[6]

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ دنیاوی معاملات میں غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے میں کوئی حرج نہیں ۔ نیز معلوم ہوا کہ کافر رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن سلوک اسلامی اخلاق و آداب کا حصہ ہے۔

۳۔ جان کا تحفظ

تمام شرائع اور مذاہب میں انسانی جان اور خون کو مکرم اور محترم تسلیم کیا گیا ہے۔ انسان کے بنیادی حقوق میں سب سے مقدم اور محترم زندگی اور جان کا تحفظ ہے۔ اس لیے کہ باقی تمام حقوق کا دارومدار اسی پر ہے۔ اسلام میں انسانی جان کا قتل کبیرہ گناہ ہے۔ اسلام میں کسی بھی انسان اور ریاست کو اس بات کی قطعا اجازت نہیں کہ وہ بلاجواز کسی انسان کو زندگی سے محروم کرے۔ حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا، ہم صبح صبح جہینہ قبیلہ کی بستی حرقات پہنچ گئے۔ میں نے ایک آدمی پر غلبہ حاصل کیا تو اس نے لا الہ الا اللہ پڑھ دیا۔ میں نے اسے نیزہ مار دیا۔ اس بات میں سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا ذکر نبی اکرم

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں کیا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا: اس نے اسلحے کے ڈر سے کلمہ پڑھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس نے اس کا دل کھول کر کیوں نہ دیکھ لیا تاکہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے (دل سے) اسلام قبول کیا ہے یا نہیں۔ پھر آپ مسلسل یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ (کاش) میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔[7]

اسلام نے اقلیتوں کے حقوق میں سب سے مقدم جان کا تحفظ قرار دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دسویں تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ دیا، خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارے خون، اموال اور عزتیں تمہیں پر حرام ہیں، اسی طرح جس طرح یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ اسے دوہرایا۔[8] حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جس نے کسی معاہد ذمی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا، حالانکہ ستر سال کی مسافت سے جنت کی خوشبو آتی ہے"۔[9] حضرت ابو بکرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بلاوجہ کسی ذمی کو مار دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی۔[10]

اسلام نے انسانی جان کو بہت شرف اور منزلت عطا فرمائی ہے۔ کسی شخص کا قتل ناحق اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ قتل ناحق کا ارتکاب کرنا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا ہے۔ مذکورہ بالا روایات انسانی جان کی حرمت اور عظمت پر شاہد ہیں۔

۴۔ مال اور عزت وآبرو کا تحفظ

اسلام نے جس طرح اقلیتوں کے جان کی حفاظت فرمائی ہے، اسی طرح اُن کے اموال اور عزت وآبرو کی بھی حفاظت فرمائی ہے۔ اسلامی ذمی کی عزت وآبرو کی حفاظت بالکل ایک مسلمان کی طرح کرتا ہے۔ ذمی کو گالی دینا، اس پر تہمت لگانا، غیبت کرنا، اس کی نسبت جھوٹی باتیں پھیلانا، اس کی شخصیت، شکل وصورت، اخلاق یا اس کے متعلق دیگر باتوں کا ناروا انداز میں کرنا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں۔ ذمی کی داخلی ظلم وستم سے حفاظت کو اسلام نے واجب قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو اپنے قول وفعل سے ذمیوں کے ساتھ زیادتی کرنے یا ان کو ایذاء پہنچانے سے منع فرمایا ہے۔ غیر مسلم معاہدین وذمیوں پر ظلم کی بطور خاص تنبیہ وارد ہوئی ہے جیسا کہ اوپر حضرت عبد اللہ بن عمرو اور حضرت ابو بکرہ کی روایت میں گزرا۔ اسی طرح اسلام نے ذمیوں کے مال کو لینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں تھے۔ لوگوں نے جلدی کی اور یہود کے جانور جو بندھے ہوئے

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

تھے ،انہیں بھی ساتھ لیے گئے۔جب نبی اکرم ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے مجھے اذان دینے کا حکم دیا۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا:اے لوگو! تم جلدی میں یہود کے بندھے ہوئے جانور بھی ساتھ لے گئے ہو ۔خبر دار! معاہدین کے اموال حق کے سوا تمہارے لیے حلال نہیں ہیں۔[11] ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:"خبر دار! جس نے کسی معاہد پر ظلم کیا، یا اس کا حق مارا، یا طاقت سے زیادہ کا مکلف بنایا، یا اس کے مرضی کے بغیر کوئی چیز لی، تو میں یوم قیامت اس کی طرف سے وکیل بنوں گا۔[12]

اس سے معلوم ہوا کہ کافر کا کفر اپنی جگہ پر مگر انسانی حقوق میں رسول اکرم ﷺ مظلوم کی طرف ہوں گے اور اس کو اس کا حق دلوائیں گے۔ کسی کا مسلمان ہو جانا اسے غیر مسلم کے بنیادی حقوق غصب کرنے یا اس پر ظلم کرنے کی کسی صورت بھی اجازت نہیں دیتا۔

ایک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ،لوگوں کو سخت بھوک پہنچی ۔انہیں کچھ بکریاں ملیں تو انہوں نے انہیں پکڑ لیا اور ذبح کر کے ہنڈیوں میں ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے جب تشریف لائے تو ہنڈیوں میں گوشت پک رہا تھا۔تو آپ ﷺ نے اپنی کمان سے ہنڈیوں کو الٹ دیا اور گوشت کو مٹی میں ملا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"إن النُّهْبَة ليست بأحلَّ من الميتةِ۔۔۔الخ "[13]

"لوٹ ہوئی چیز مر دار سے زیادہ حلال نہیں"، یا فرمایا:"مر دار لوٹ ہوئی چیز سے زیادہ حلال نہیں"

اسلام نے جس طرح انسانی جان کے وقار کو اہمیت کو دی ہے، اسی طرح ہر انسان کے مال اور عزت وآبرو کو بھی اہمیت اور قدر سے نوازا ہے۔ جس طرح کسی انسانی جان کا ناحق قتل گناہ ہے، اسی طرح کسی انسان کے مال اور عزت آبرو کو نقصان پہنچانا بھی گناہ کے زمرہ میں آتا ہے۔رسول اکرم ﷺ نے غیر مسلموں شہریوں کے مال کو ان کی اجازت کے بغیر لینا ممنوع قرار دیا ہے۔

۵۔ شخصی آزادی

اسلامی ریاست شرعی طور پر چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم کی شخصی آزادی کا لحاظ کرنے کی پابند ہے۔ کسی بھی شہری کو بے جا قید کرنے کی اجازت نہیں۔زیادہ سے زیادہ اتنی گنجائش ہے کہ کسی معاملہ میں تفتیش و تحقیق کے لیے کچھ دیر قید میں رکھا جائے۔ تفتیش کے دوران اگر الزام میں کوئی سچائی نظر آئے تو اس پر عدالت میں باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

گا۔ جہاں اس سے حق صفائی کا پورا موقع ملے گا اور اگر الزام غلط ثابت ہو تو اسے فورا آزاد کر دیا جائے گا۔ امام خطابی اس حدیث شریف "ان النبی ﷺ حبس رجلا فی تهمة" کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"فيه دليل أن الحبس على ضربين حبس عقوبة۔۔۔الخ"

ترجمہ: یہ حدیث دلیل ہے کہ بے شک حبس (قید) کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سزا کے طور پر اور دوسری تفتیش کے لیے ۔جو قید سزا کے طور پر ہے وہ صرف اس حالت میں جائز ہے، جب (جرم ثابت ہو اور) سزا از روئے قانون واجب ہو اور اگر کسی شخص پر کوئی محض الزام ہو تو تفتیش کے لیے اسے روک سکتے ہیں اور مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ کسی الزام میں ایک شخص کو کچھ دیر کے لیے قید فرمایا پھر اسے رہا فرما دیا۔

اسلامی ریاست میں کسی شہری پر باقاعدہ مقدمہ چلائے اور اس کا جرم ثابت کیے بغیر اسے گرفتار نہیں رکھا جا سکتا ہے ۔خود عہد نبوی کا ایک ذاتی واقعہ حضرت بہز بن حکیم اپنے دادا (معاویہ) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی ان کے دادا) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ انہوں نے (خطبہ کے دوران ہی) سوال کیا کہ میرے پڑوسیوں کو کس قصور میں گرفتار کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے خطبہ (کے باعث) دو مرتبہ تو ان کے سوال کا جواب دینے سے اعراض فرمایا: مگر انہوں (سائل) نے پھر کچھ کہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خلوا له عن جيرانه (اس کی خاطر اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو)۔

نبی اکرم ﷺ نے سائل کی اس طرح موقعہ پر دادرسی کر کے اسلامی ریاست کے شہریوں کے اس دستوری حق پر ہمیشہ کے لیے مہر تصدیق ثبت فرما دی کہ محض شبہ یا الزام پر کسی شہری کو قید کر دینا جائز نہیں ہے یا تو اس پر جرم ثابت کر کے قانون کے مطابق اسے سزا دو ورنہ چھوڑ دو۔

۶۔ مذہبی آزادی

اسلام کی جانب سے ذمیوں کو عطا کردہ حقوق میں آزادی کا حق بھی شامل ہے۔ ذمیوں کو جو آزادیاں دی گئی ہیں، ان میں سرفہرست اعتقاد وعبادات کی آزادی ہے۔ اسلامی ریاست میں ذمی کسی بھی مذہب پر قائم رہ سکتا ہے۔ اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ [15]

ترجمہ: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

نبی اکرم ﷺ نے اقلیتوں کو اُن کے مذہبی حقوق بھی عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا، وہ مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ جملہ بنیادی حقوق کے تحفظ کی عملی تفسیر اور نظیر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تحریری معاہدہ فرمایا جس میں درج تھا:

"وَلِنَجْرَانَ وَحَاشِيَتِهَا ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُوْلِ الله،۔۔۔الخ"[16]

ترجمہ: اللہ اور اُس کے رسول محمد ﷺ، اہل نجران اور ان کے حلیفوں کے لیے اُن کے خون، جانوں، مذہب، زمینوں، اموال، رہبوں اور پادریوں، موجود اور غیر موجود افراد، مویشیوں اور قافلوں اور اُن کی عبادت گاہوں وغیرہ کے ضامن اور ذمہ دار ہیں۔ جس دن پر وہ آج موجود ہیں، اُس سے اُن کو نہ پھیرا جائے گا۔ ان کے حقوق اور اُن کی عبادات گاہوں کے حقوق میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی، کسی پادری، راہب، سردار، عبادت گاہ کے خادم، خواہ اس کا عہدہ معمولی ہو یا بڑا، اس سے معزول نہیں کیا جائے گا۔

ابنِ اسحاق کہتے ہیں: نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد بوقت عصر مدینہ میں آپ ﷺ کے پاس آیا۔ وفد مسجد نبوی میں داخل ہوا تو ان کی عبادت کا وقت ہو گیا۔ تو وہ مسجد میں ہی اپنی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ لوگوں نے انہیں روکنا چاہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"دَعُوهُمْ فَاسْتَقْبَلُوا الْمَشْرِقَ فَصَلُّوا صَلَاتَهُمْ."[17]

انہیں چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے مشرق کی طرف رخ کیا اور اپنی عبادت ادا کر لی۔

رسول اکرم ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی دی جو اقلیتوں کو مذہبی آزادی فراہم کرنے کی بین دلیل ہے۔

۷۔ ایفائے عہد اور معاہدہ کی پاسداری کا حق

اقلیتوں کے ساتھ ایفائے عہد اور معاہدہ کی پاسداری بھی ضروری ہے۔ اگر وہ اقلیت اسی ملک میں موجود ہو یا دوسرے ملک میں ہو اور کسی اسلامی ریاست کے ساتھ انہوں نے کوئی معاہدہ کر رکھا ہو تو جانبین سے اس معاہدہ کا پاس رکھنا دونوں پر لازم اور ضروری ہے۔ ایفائے عہد سے متعلق اسلامی تعلیمات بڑی واضح ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو عہد کی پاسداری نہیں کرتا، اُس کی دین داری کا اعتبار نہیں۔[18] نبی کریم ﷺ نے کفار مکہ کے ساتھ معاہدہ کیا، جس میں بعض شرائط بظاہر مسلمانوں کے لیے سخت تھیں مگر آپ ﷺ نے ان کی مکمل پابندی فرمائی

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

۔ صلح حدیبیہ میں ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے مدینہ منورہ آجائے تو اسے واپس کرنا ہو گا۔ حضرت ابو جندل زنجیروں میں جکڑے ہوئے مدینہ پہنچے تو باوجود اس کے کہ وہ مظلوم تھے، نبی کریم ﷺ نے معاہدہ کی پاس داری کرتے ہوئے انہیں واپس کر دیا۔ یہ ایفائے عہد کی عظیم مثال ہے۔ ریاست بذات خود اور ریاست کے ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اقلیتوں کے ساتھ جو بھی عہد و معاہدہ کریں، اُس کی پاس داری کریں اور اسی طرح اقلیتیں بھی عہد و پیمان کی پاسداری کریں۔

۸۔ تحفظ اور سلامتی کا حق

ریاست تمام افراد اور شہریوں کے تحفظ اور سلامتی کی ضامن ہے ۔ ریاست کی نظر میں تمام شہری مساوی ہیں ۔ ریاست کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو مکمل تحفظ فراہم کرے۔ اس بارے میں اسلامی تعلیمات بڑی واضح ہیں ۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "دية اليهودي والنصراني وكل ذمي مثل دية المسلم "[19] یہودی، عیسائی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی مثل ہے ۔ تاریخ اسلام میں اس کی متعدد عملی نظیریں پائی جاتی ہیں مثلا ایک دفعہ حضرت عمر نے ایک بوڑھے یہودی کو دیکھ کر فرمایا کہ اللہ کی قسم! یہ بعید از انصاف ہے کہ ہم ان کی جوانی سے فائدہ اُٹھائیں اور بڑھاپے میں انہیں رسوا ہونے کے لیے چھوڑ دیں۔ آپ نے یہ فرمان صادر کیا کہ اس بوڑھے کو پوری زندگی بیت المال سے حسب ضرورت وظیفہ دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے گورنروں کو فرماں بھیجا کہ وہ غیر مسلم رعایا کے غریب اور مستحق افراد کو بیت المال سے باقاعدگی سے تنخوائیں دیں۔[20] الغرض ریاست کی ذمہ داری ہے کہ تمام شہریوں کے جملہ حقوق کا خیال رکھے اور انہیں مکمل تحفظ فراہم کرے۔

۹۔ اقتصادی اور معاشی آزادی کا حق

اقلیتوں کو یہ بھی آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنی خواہش و مرضی کا کاروبار اور کسب معاش کا ہر ذریعہ اختیار کر سکتے ہیں ۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اس کاروبار کی اجازت ریاست کی جانب سے موجود ہو اور اس کاروبار سے ریاست کو اجتماعی طور پر کوئی نقصان نہ پہنچے۔ جو کاروبار ریاستی پالیسیوں کے مخالف ہوں وہ ہر شہری کے لیے ممنوع ہے اور اس میں مسلم و غیر مسلم اور اکثریت و اقلیت کی کوئی تمیز نہیں۔ مثال کے طور پر سودی کاروبار حرام ہے ۔ سودی نظام اور سودی معاملات بالآخر پورے معاشرے کو تباہی کے دہانے پر لے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اہل نجران کو لکھا: "اما أن تذروا الربا و اما أن تاذنوا بحرب من الله ورسوله"[21] یعنی سود چھوڑ دو یا اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ریاست مخالف سرگرمیوں اور ریاستی

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

معاشی پالیسیوں کے خلاف جانے کی اجازت کسی کو بھی نہیں کیونکہ یہ اجتماعی نقصان کا سبب ہے اور اس میں بھی شہریوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں۔اس کے علاوہ وہ کوئی بھی پیشہ اختیار کرسکتے ہیں۔

۱۰۔اجتماعی کفالت میں اقلیتوں کا حق

اسلامی ریاست کا بیت المال تمام شہریوں کی مساوی کفالت کرتا ہے۔جس طرح کسی مسلمان کے معذور ہونے یا عمر رسیدہ ہونے پر بیت المال کفالت ذمہ داری اُٹھاتا ہے،اسی طرح بیت المال پر غیر مسلم معذور اور عمر رسیدہ کی کفالت کی ذمہ داری لازم آتی ہے۔رسول اکرم ﷺ کی ہدایات اس بارے میں بڑی واضح ہیں،آپ ﷺ نے یہودیوں کے ایک گھرانہ کو صدقہ دیا اور وہ مسلسل مستفید ہوتے رہے ہیں۔[22]رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت صفیہ نے یہودی رشتہ داروں کی صدقہ سے مدد کی،جس کی مالیت تیس ہزار درہم تھی۔انہوں نے وہ صدقہ فروخت کرکے رقم حاصل کرلی۔[23] فقہ حنفی کے امام قاضی ابو یوسف نے لکھاہے کہ "اگر ان کے کمزور لوگوں یا آفت رسیدہ یامالدار ہونے کے بعد فقیر ہوجانے والوں کو،ان کے مذہب کے لوگ صدقہ وخیرات دینے لگیں،تو ان سے جزیہ ہٹادیا جائے گا اور جب تک وہ اسلامی ملک میں رہیں،مسلمانوں کے بیت المال سے ان کے نان ونفقہ کا اہتمام کیاجائے گا۔[24]اگر تاریخ اسلامی کا مطالعہ کیاجائے تو بہت ساری عملی مثالیں موجود ہیں کہ اقلیتوں کے معذور افراد کو اسلامی بیت المال سے امداد ملتی رہی اور اجتماعی کفالت کے نظام میں مسلم اور غیر مسلم بحیثیت شہری بلا امتیاز بیت المال سے مستفید ہوتے رہے۔

۱۱۔روزگار کی آزادی

روزگار کا حق بھی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ہر شہری جائز ذریعۂ روزگار اختیار کرنے میں مکمل بااختیار ہے۔ہاتھ کی کمائی بہترین روزی ہے اور اسلام میں اسے عزت و وقار کا ذریعہ قرار دیا گیاہے۔ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرے اور ایسا معاشی نظام قائم کرے جس میں ہر فرد کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام کرنے کا موقع ملے۔کسی شخص کو اس کے پیشے یا معاشی حیثیت کی بنیاد پر کمتر نہیں سمجھا جاسکتا،بلکہ محنت اور دیانت کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔مزید برآں،ریاست کو چاہیے کہ وہ بے روزگاری کے خاتمے،ہنر مندی کے فروغ اور معاشی انصاف کے قیام کے لیے مؤثر اقدامات کرے تاکہ ہر شہری باعزت طریقے سے اپنی ضروریات پوری کرسکے۔اس کے ساتھ ساتھ مزدوروں کے حقوق کا تحفظ،منصفانہ اجرت کی فراہمی اور کام کے محفوظ حالات بھی یقینی بنانا ریاست کی اہم ذمہ داری ہے،تاکہ معاشرے میں معاشی استحکام اور خوشحالی کو فروغ حاصل ہو۔رسول

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس کھانے سے بہتر کھانا نہیں کھا سکتا، جو کسی شخص نے اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے کھایا ہو۔[25] ریاست میں ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی شعبہ میں کوئی بھی ذریعہ روزگار اختیار کر سکتا ہے ،البتہ اخلاقی قدروں اور جائز حدود کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ریاست کو بلاوجہ کسی فرد کو جائز روزگار اختیار کرنے سے روکنا مناسب نہیں ہے۔

۱۲۔ معاشرتی آزادی کا حق

ریاست کے ہر باشندہ کو معاشرتی آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنی مرضی کی زندگی بسر کرنے میں بااختیار ہے۔ ریاست کسی شخص کی آزادانہ زندگی میں مخل نہیں ہو سکتی۔ معاشرتی آزادی میں بھی تمام شہری مساوی ہیں۔ ریاست شہریوں کو بلا روک ٹوک اور آزادانہ زندگی بسر کرنے میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی، البتہ جہاں کسی شہری کے کسی رویہ سے اجتماعی نظم میں خلل پیدا ہوتا ہو تو اس سلسلہ میں ریاست اپنی پالیسی وضع کر سکتی ہے۔ ریاست کی نگاہ میں مسلم اور غیر مسلم، دیہاتی اور شہری، امیر و غریب بحیثیت شہری برابر ہیں۔ اسی طرح قانون کی عملداری بھی سب پر یکساں لاگو ہوتی ہے اور کسی کے ساتھ امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ ہر فرد کو اپنی رائے کے اظہار، نقل و حرکت اور جائز سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ دوسروں کے حقوق اور معاشرتی اقدار کا احترام کرے۔ مزید برآں ریاست شہریوں کی نجی زندگی، عزت و وقار اور بنیادی حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار ہوتی ہے اور کسی کو بلا جواز ہراساں یا محدود نہیں کیا جا سکتا۔ ایک منصفانہ اور متوازن نظام کے تحت آزادی اور ذمہ داری میں ہم آہنگی قائم رکھنا ریاست کی اہم ذمہ داری ہے تاکہ امن، عدل اور سماجی استحکام برقرار رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ریاست اظہارِ رائے، مذہبی آزادی اور ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے بھی سازگار ماحول فراہم کرتی ہے، تاکہ ہر فرد اپنی شناخت کے ساتھ پُرامن طور پر زندگی گزار سکے اور معاشرے میں باہمی رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ حاصل ہو۔

۱۳۔ جنگی قیدیوں کے حقوق

اسلام دین فطرت اور تکریم انسانیت کا دین ہے۔ اسلام دشمنوں کو بھی تکریم کے لائق سمجھتا ہے۔ اسلام نے جنگی قیدیوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے۔ اسلام کی جنگی اخلاقیات بڑی واضح ہیں۔ فتح مکہ اسلامی تاریخ کی ایک بہت بڑی فتح ہے۔ مکہ مکرمہ میں رسول اکرم ﷺ پر تکالیف کے پہاڑ توڑے گئے۔ آپ ﷺ کو مسلسل تین سال تک شعب ابی طالب میں رہنے پر مجبور کیا گیا۔۔ آپ ﷺ کو طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو بے شمار

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

اذیتیں پہنچا کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ جب اللہ تعالی نے اسلام کو عزت عطا فرمائی اور مکہ فتح ہوا تو انہیں آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے انہوں نے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا؟ انہوں نے عرض کی: آپ بھلائی کریں گے، اس لیے کہ آپ کرم نواز ہیں اور کرم نواز بھائی کے بیٹے ہیں ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سب کو آزاد کر دیا۔ حضرت ابو عزیز بن عمیر کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین فرمائی اور ابو عزیز بن عمیر بھی جنگی قیدیوں میں تھے، جب صبح یارات کا کھانا آتا تو انہیں روٹی کھانے کے لیے ملتی اور صحابہ کرام خود کھجوریں کھا کر گزارا کرتے۔[26] حضرت ثمامہ بن اُثال یمامہ کے سردار تھے اور ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ایک دستہ قبیلہ نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ دستہ انہیں گرفتار کر کے لایا۔ انہیں ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا خیال ہے ؟(میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا)۔ انہوں نے کہا: اگر آپ مجھے قتل کریں تو ایک خونی کو قتل کریں گے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرتا ہے، لیکن اگر آپ کو مال مطلوب ہے تو جتنا چاہیں مجھ سے مال طلب کر سکتے ہیں۔ دو دن تک نبی اکرم ﷺ یہ سوال کرتے رہے اور حضرت ثمامہ بن اُثال یہی جواب دیتے رہے۔ تیسرے دن آپ ﷺ نے یہی سوال کیا اور حضرت ثمامہ بن اُثال نے یہی جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو تو انہیں آزاد کر دیا گیا۔ انہوں نے مسجد نبوی کے قریب ایک باغ میں غسل کیا اور مسجد نبوی میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔[27] غزوہ بدر کے قیدی جو فدیہ میں مال نہیں دے سکتے تھے، اُن کے لیے لکھنا پڑھنا سکھانے کو فدیہ قرار دیا گیا۔ الغرض نبی اکرم ﷺ نے جنگی قیدیوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ فرمایا اور اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔

۱۴۔ شخصی رازداری کا حق

شخصی آزادی بھی ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ ریاست میں رہنے والے ہر شہری اپنی نجی زندگی گزارنے میں مکمل بااختیار ہے۔ کوئی شخص اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر اس کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا گھر اس کے خاندان کی اقامت گاہ ہے، جس میں کسی شخص کو اس کی رضامندی کے بغیر داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ قرآن کریم میں دوسروں کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونے کی صریح ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ ۔۔۔الخ[28]

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت نہ جایا کرو۔

cc BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

قرآن کریم یہ تعلیم عام ہیں اوراس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں کے گھر شامل ہیں۔ گویا کہ اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ تم کسی کے گھر میں بھی اس کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتے۔اس آیت میں ساتھ یہ نصیحت کی گئی کہ اگر تم اجازت مانگو اور گھر سے اجازت نہ ملے یاگھر میں کوئی موجود نہ ہو تو واپس آجاؤ۔

جس طرح ایک مسلمان کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر دوسرا کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا،اسی طرح غیر مسلم کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔اس لیے کہ ان بنیادی حقوق میں غیر مسلم بھی مسلمان کی طرح ہے۔

۱۵۔ تعلیم کا حق

تعلیم ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور اسلام نے اس حق کو بلا تفریق مذہب و نسل تسلیم کیا ہے۔ اقلیتوں کو بھی اسلامی معاشرے میں تعلیم حاصل کرنے کی مکمل آزادی اور سہولت فراہم کی جاتی ہے، کیونکہ علم انسان کی فکری و اخلاقی ترقی کا ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں غیر مسلموں کو نہ صرف اپنے مذہبی علوم بلکہ دنیاوی علوم سیکھنے کی بھی اجازت تھی۔ اسلامی تعلیمات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ معاشرے کے تمام افراد کو یکساں مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر انداز میں بروئے کار لاسکیں۔ اس طرح تعلیم کے ذریعے اقلیتیں بھی معاشرے کی ترقی میں مثبت کردار ادا کر سکتی ہیں، اور ایک پرامن، باہمی احترام پر مبنی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ تعلیم ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ تعلیم سے انسان میں شعور آتا ہے پہلی وحی "اقراء" کا تعلق بھی تعلیم سے ہے ۔[29] ریاست کسی شہری کے حق حصول علم کو چھین نہیں سکتی۔ قرآن کریم نے علم میں اضافہ کی دعاسکھلائی ہے اور رسول اکرم ﷺ کو جس واحد چیز کی طلب کی تلقین کی گئی، وہ علم ہی ہے۔[30] تعلیم کے حصول میں تمام شہریوں کے حقوق برابر ہیں، اس میں مسلم و غیر مسلم اور اکثریت واقلیت کا کوئی عمل دخل نہیں۔

خلاصہ بحث

اسلام دین رحمت ومحبت ہے۔ اسلام کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ اسلام انسانیت کے شرف کا علم بردار ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیشہ محبت کو پروان چڑھایا ۔ آپ ﷺ نے دنیا کے کمزور طبقات کو حقوق فراہم کیے۔ آپ ﷺ نے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، بیماروں ، کمزوروں، مزدوروں، معذوروں اور غیر مسلموں کے حقوق متعین فرمائے اوران کے حقوق کا تحفظ فرمایا۔ آپ ﷺ نے اقلیتوں کو مساوی مقام عطا فرمایا۔ قانون کی نظر میں سبب کو برابر قرار دیا۔ آپ ﷺ نے غیر مسلموں

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

کے ساتھ بھی حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کی تلقین فرمائی اور یہی وجہ تھی کہ غیر مسلم آپ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے غیر مسلموں کو جان کا تحفظ فراہم کیا اور انسانی جان کی قدر و قیمت کو بیان فرمایا۔ انسان کے بنیادی حقوق میں جان کے تحفظ کو سب سے مقدم قرار دیا۔ آپ ﷺ نے انسانی مال اور عزت و آبرو کی عظمت کو بیان فرمایا۔ آپ ﷺ نے غیر مسلموں شہریوں کے مال کو ان کی اجازت کے بغیر لینے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے ہر شہری کو شخصی آزادی فراہم کی، جس میں مسلم اور غیر مسلم سب مساوی ہیں۔ اسلامی ریاست میں ثبوت جرم کے بغیر کسی شخص کو سزا نہیں دی جاسکتی۔ اسلام نے مذہب کے اختیار کرنے اور عبادات بجالانے میں بھی ہر ایک کو مکمل اختیار دیا ہے اور کسی شخص پر مذہب کے معاملہ میں جبر روا نہیں۔ غیر مسلم شہریوں کے ساتھ کیے گئے معاہدے کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ ریاست پر لازم ہے کہ ہر شخص کو مکمل تحفظ اور سلامتی فراہم کرے۔ بحیثیت شہری غیر مسلم کو بھی معاشی اور اقتصادی آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنی مرضی کا ذریعہ معاش اختیار کر سکتا ہے۔ اسلامی ریاست میں بیت المال سے جس طرح مسلمان مستفید ہو سکتے ہیں، اسی طرح غیر مسلم بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ ریاست کے ہر شہری کو بلاامتیاز معاشرتی آزادی کا حق حاصل ہے۔ تعلیم کا حصول بھی ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور یہ حق ہر شہری کو بلاامتیاز حاصل ہے۔

تجاویز و سفارشات

۱۔ سیرت رسول ﷺ میں اقلیتوں سے متعلق بیان کردہ ہدایات کو نصاب تعلیم، خطبات جمعہ اور تربیتی پروگراموں کا حصہ بنایا جائے تاکہ معاشرہ میں اقلیتوں کے حقوق اور باہمی رواداری کا شعور پروان چڑھے اور نفرت کا خاتمہ ہو۔

۲۔ اسلامی ریاست اور مسلم معاشروں میں اقلیتوں کی جان، مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کو عملی طور پر یقینی بنانے کے لیے مساوات اور انصاف کو فروغ دیا جائے۔

۳۔ غیر مسلم شہریوں کی مذہبی آزادی، عبادت گاہوں کے تحفظ اور مذہبی رسوم کی ادائیگی کو انتظامی سطح پر یقینی بنایا جائے اور اس سلسلہ میں اکثریتی مسلم آبادی کے مسلمہ نظریات اور اسلامی شعائر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے۔ اقلیتوں میں سے چند شرپسند عناصر کی طرف سے اسلامی اقدار و شعائر اسلامی کے خلاف بیان بازی کرنے والے افراد کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے تاکہ عوام قانون کو ہاتھ میں نہ لے اور چند شرپسند عناصر کی وجہ سے باقی امن پسند افراد کو نفرت اور ردعمل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

۴۔ اقلیتوں کے ساتھ کیے گئے تمام معاہدات اور وعدوں کی مکمل پاسداری کو ریاستی ذمہ داری قرار دیا جائے، اور یہ اصول واضح کیا جائے کہ عہد شکنی نہ صرف اخلاقی جرم بلکہ دینی و شرعی اعتبار سے بھی سنگین گناہ ہے۔

۵۔ اسلامی ریاست کے اجتماعی کفالت کے نظام میں اقلیتوں کے معذور، بوڑھے اور نادار افراد کو بلا امتیاز شامل کیا جائے اور بیت المال کے ذریعے ان کی بنیادی ضروریات پوری کی جائیں، جیسا کہ خلافتِ راشدہ میں اس کی روشن مثالیں ملتی ہیں۔

۶۔ اقلیتوں کو معاشی، تعلیمی اور روزگار کے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں، تاکہ وہ معاشرے کے مفید اور فعال شہری بن سکیں، اور کسی بھی جائز پیشے یا تعلیم کے حصول میں بلاوجہ رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔

۷۔ مسلم اکثریتی معاشروں میں بین المذاہب ہم آہنگی اور پرامن بقائے باہمی کے فروغ کے لیے سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں مکالمہ، تعاون اور سماجی اشتراک کو فروغ دیا جائے، تاکہ اقلیتیں خود کو ریاست اور معاشرے کا محفوظ اور باعزت حصہ محسوس کریں۔

۸۔ اقلیتوں کو پابند کیا جائے کہ اسلامی شعائر اور اقدار و روایات کے خلاف سازشیں کرنے اور شعائر اسلامی کی توہین کرنے سے مکمل اجتناب برتیں کیونکہ اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور جس کا فوری ردعمل فطری امر ہے۔

References

1. al-Baqarah (2): 256
2. Luqmān (31): 14–15
3. al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Hibah wa-Faḍlihā, Bāb al-Hadiyyah lil-Mushrikīn, vol. 3, p. 164, ḥadīth 2620.
4. al-Bayhaqī, Aḥmad ibn Ḥusayn, Shuʿab al-Īmān, Kitāb Radd al-Salām, Faṣl fī al-Mukāfaʾah bi-l-Ṣanāʾiʿ, vol. 11, p. 381, ḥadīth 8704.
5. al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Janāʾiz, ḥadīth 1356.
6. al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Hibah wa-Faḍlihā, Bāb al-Hadiyyah lil-Mushrikīn, vol. 3, p. 164, ḥadīth 2619.
7. Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Īmān, Bāb Taḥrīm Qatl al-Kāfir Baʿda ..., vol. 1, p. 67, ḥadīth 96.
8. al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Ḥajj, Bāb al-Khuṭbah Ayyām Minā, vol. 2, p. 176, ḥadīth 1739.
9. al-Bukhārī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Jizyah, Bāb Ithm Man Qatala Muʿāhidan bi-Ghayr Jurm, vol. 4, p. 99, ḥadīth 3166.
10. Abū Dāwūd, al-Sunan, Kitāb al-Jihād, Bāb fī al-Wafāʾ li-l-Muʿāhid wa-Ḥurmat Dhimmatih, vol. 4, p. 389, ḥadīth 2760.

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 16-33

11. Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, Musnad al-Shāmiyyīn, Ḥadīth Yazīd ʿan al-ʿAwwām, vol. 28, p. 14, ḥadīth 16816.
12. Abū Dāwūd, al-Sunan, Kitāb al-Jirāḥ wa-l-Fayʾ wa-l-Imārah, Bāb Taʿshīr Ahl al-Dhimmah ..., vol. 4, p. 658, ḥadīth 3052.
13. Abū Dāwūd, al-Sunan, Kitāb al-Jihād, Bāb fī al-Nahy ʿan al-Nuhbah ..., vol. 4, p. 340, ḥadīth 2705.
14. al-Baqarah (2): 256
15. al-Bayhaqī, Aḥmad ibn Ḥusayn, Dalāʾil al-Nubuwwah, Kitāb Jimāʿ Wufūd al-ʿArab ilā Rasūl Allāh ﷺ, Bāb Wafd Najrān, vol. 5, pp. 385–389.
16. al-Bayhaqī, Aḥmad ibn Ḥusayn, Dalāʾil al-Nubuwwah, Jimāʿ Abwāb Wufūd al-ʿArab ilā Rasūl Allāh ﷺ, Bāb Wafd Najrān, vol. 5, p. 383.
17. Ibn Ḥibbān, al-Ṣaḥīḥ, ḥadīth 194.
18. ʿAbd al-Razzāq, al-Muṣannaf, vol. 10, pp. 97–98.
19. Abū Yūsuf, Kitāb al-Kharāj, p. 150.
20. al-Jaṣṣāṣ, Aḥkām al-Qurʾān, vol. 4, p. 89.
21. Abū ʿUbayd, Kitāb al-Amwāl, p. 1992.
22. Abū ʿUbayd, Kitāb al-Amwāl, p. 1993.
23. Abū Yūsuf, Kitāb al-Kharāj, p. 155.
24. al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, ḥadīth 1966.
25. al-Ṭabarānī, al-Muʿjam al-Ṣaghīr, Kitāb al-Jihād, ḥadīth 573.
26. al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Maghāzī, Bāb Wafd Banī Ḥanīfah wa-Ḥadīth Thumāmah ibn Uthāl, ḥadīth 4372.
27. al-Nūr (24): 27–28
28. al-ʿAlaq (96): 1
29. Ṭā Hā (20): 114

CC BY